عورتوں کے اعتکاف کے مسائل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ کیا عورتیں اعتکاف کرسکتی ہیں، اگر کرسکتی ہیں تو کہاں؟ اور اگر کوئی قریبی رشتہ دار بیمار ہو یا مرجائے تو کیا اس کو دیکھنے کے لئے جاسکتی ہیں؟ برائے مہربانی اعتکاف کے ضروری مسائل سے مطلع کریں۔ المستفتی: ماسٹر حسن صابری، ردولی شریف

الجواب بعون الملک الوھاب

شریعت میں عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔گویا اعتکاف کرنے والا شخص دنیاوی لذتوں کو چھوڑ کر، عبادت کی مشقتوں کو اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت طلب کرنے کے لئے۔عورت کے لئے چوں کہ مسجد میں جانا منع ہے اس لئے وہ گھر میں جہاں نماز پڑھتی ہے چاہے فرش پر ہو یا تخت پر یا پھر گھر کے دالان میں، وہیں پر اعتکاف کی نیت سے بیٹھ جائے۔

اعتکاف تین طرح کا ہوتا ہے واجب، سنت مؤکدہ اور نفل۔اعتکاف واجب، منّت کا اعتکاف ہے، مثال کے طور پر کوئی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے یا یہ کہے کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ایک دن یا دو دن یا ایک مہینہ اعتکاف کروں گا تو یہ اعتکاف واجب ہے، اس میں روزہ رکھنا شرط ہے۔اعتکاف سنّت، رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے اگر محلّہ میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب لوگ گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے بھی کرلیا تو سب کی طرف سے کافی ہوگا۔اور نفلی اعتکاف یہ ہے کہ کوئی اعتکاف کی نیت سے کچھ دیر مسجد میں ٹھہر جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔آپ کے بعد آپ کی مقدّس بیویاں اعتکاف کرتی تھیں۔(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۶۸۱)

اس حدیث شریف سے پتہ چلا کہ عورتیں بھی اعتکاف کرسکتی ہیں۔

اعتکاف کی چند شرطیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''اعتکاف کرنے والے کو چاہئے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے، نہ کسی جنازہ کے ساتھ جائے، نہ اپنی بیوی کو چھوئے اور نہ ہی اس سے ہم بستری کرے اور ضرورت کے علاوہ اعتکاف کی جگہ سے نہ نکلے۔''(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۴۷۳)

عورتوں کے لئے ایام مخصوصہ میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے، ایسے ہی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرنا صحیح نہیں ہے۔ایسے ہی اعتکاف کرنے والوں کے لئے بلاضرورت مسجد یا اعتکاف کی جگہ سے نکلنا صحیح نہیں ہے، ایسے ہی مریض کی عیادت کے لئے یا میت کو دیکھنے کے لئے نکلنا یا نماز جنازہ پڑھنے کے لئے نکلنا درست نہیں ہے اگر نکلیں گے تو اعتکاف ٹوٹ

جائے گا۔ یوں ہی نہانے کے لئے جانے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا لیکن اگر احتلام ہو جائے تو نہانا ضروری ہے۔ محض گرمی سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے نہانا صحیح نہیں ہے، لیکن اگر وضو ٹوٹ گیا تو جتنی دیر وضو کرنے میں لگتی ہے اتنی دیر وضو کی نیت سے بدن پر پانی ڈال لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اسی طرح اعتکاف کی حالت میں بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خاص کر بچوں کو یا لوگوں کو قرآن و حدیث سکھانا، بزرگوں کے واقعات سنانا اور لوگوں کی دینی رہنمائی کرنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ ہاں البتہ دنیاوی باتوں میں مصروف ہونا مناسب نہیں ہے۔

رمضان شریف کے آخری دس دنوں کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے، بغیر روزہ رکھے اعتکاف نہیں ہوگا۔ مسلمان مرد و عورت، بچے اور بوڑھے سب اعتکاف کر سکتے ہیں۔ اعتکاف کی حالت میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کو چھونا اور بوسہ دینا جائز نہیں ہے۔

رمضان کے آخری دس دنوں کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ماہ رمضان کے آخری دس دنوں میں حضور اکرم ﷺ پوری رات بیدار رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے اور عبادت کے لئے ہمت کی کمر کس لیتے تھے اور جنسی عمل سے دور رہتے تھے۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر ۲۶۸۳) نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ بھی بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ کوشش کرتے تھے۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر ۲۶۸۴) اور چوں کہ انہیں دنوں میں شب قدر بھی آتی ہے لہٰذا ان دنوں میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔

اعتکاف کا وقت

اعتکاف کا وقت بیسویں رمضان المبارک کی شام یعنی سورج ڈوبنے سے کچھ پہلے سے لے کر آخری رمضان تک ہے، جیسے ہی عید کا چاند ہو جائے اعتکاف مکمل ہو جائے گا۔ چاند چاہے انتیس کا ہو یا تیس کا۔

نوٹ: عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ عورتیں تراویح کی نماز نہیں پڑھتی ہیں حالاں کہ تراویح کی نماز مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے گھروں میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھنے کا اہتمام کریں۔ اور تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے تابع ہے لہٰذا پہلے عشاء کی فرض نماز پڑھے اس کے بعد میں تراویح پڑھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ تمام عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔